بائیس جون/22 JUNE

الیاس چشتی

جوشی ٹولہ کھیری ٹاؤن، لکھیم پور کھیری۔262702، موبائل:09956051551

آفس کے کام سے فری ہوکر میں لیٹنے کی تیاری کر رہی تھی، موٹے لینس کا چشمہ اتارتے وقت دیکھا تو ۱۱ بج کر ۵۰ منٹ ہوئے تھے؟ موبائل آف کرنے کے لئے اٹھایا ہی تھا کہ شارق کی کال آگئی، اس نے مجھ سے چھت پہ آنے کو کہا میں نے پوچھا آخر کیوں؟ یار....اس نے ضد کی اور پھر مجھے جانا پڑا۔ چھت پر جاتے ہی میری نظر شارق پر پڑی جو میرے گھر کے سامنے روڈ پر کھڑا تھا۔ پھر آسمان میں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ شارق نے آسمان کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ رات کے ۱۲ بجے آسمان میں یوں لگ رہا تھا کہ آفتاب نے اندھیرے کے اوپر قبضہ کرلیا ہو اور آسمان میں چمک دار آتش بازی سے happy birthday lubna madam لکھ گیا۔ ہر سال کی طرح شارق نے آج پھر سب سے پہلے وش کیا، میں سوچنے لگی جو مجھ کو چاہتا ہے اس نے مجھے وش کرنے میں کوئی تاخیر نہیں کی۔ ٹھیک میری طرح عادل کے ہر birthday پر میں ٹھیک ۱۲ بجے وش کرتی ہوں..... پاپا اور میں آفس کے کام کو لے کر اتنا busy رہے کہ کسی کو کچھ یاد نہ رہا.....

یہ سوچ ہی رہی تھی کہ عادل کا فون آگیا، اس نے مجھے وش کیا، میں نے ہر سال کی طرح thanks کہنے کے بجائے... بولی...اس بار بھی بازی کوئی اور مار لے گیا، عادل ہنستے ہوئے بولا شارق تمہارے لئے مرا جا رہا ہے اور تم میرے لیے.....

پھر ہم دونوں میں گھنٹوں بات چیت چلتی رہی.....

شارق، عادل اور میں نے ایک ساتھ گریجویشن کمپلیٹ کیا تھا، شارق نے مالی حالت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے پڑھائی چھوڑ دی تھی اور ایک پٹاخہ بنانے ولی فیکٹری میں کام کرنے لگا۔ شارق مجھے بہت چاہتا تھا، انگنت بار اس نے مجھ کو پرپوز بھی کیا مگر میں نے اسے ہر بار منع کر دیا اور صاف صاف بول دیا کہ میں عادل سے محبت کرتی ہوں۔ میرے انکار کرنے کے باوجود بھی وہ مجھے دیوانوں کی طرح چاہتا رہا، لیکن میں اسے ایک بہت اچھے دوست کی طرح ٹریٹ کرتی۔ شارق اکثر مجھ سے کہہ دیا کرتا کہ محبت یک طرفہ ہوتی ہے دو طرفہ تو سمجھوتے ہوا کرتے ہیں۔

مجھے وہ کالج کا دن آج بھی یاد ہے۔ بات ۲۲ جون کی تھی۔ mom کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے پاپا نے گھر پر کوئی پارٹی نہیں رکھی تھی۔ دوستوں کی ضد کے آگے مجھے جھکنا پڑا اور پھر ایک ریسٹورنٹ میں کیک کاٹنے کی رسم ادا کی گئی، اس دن میں نے شارق سے سیریس ہوکر کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ تم ایک بہت خوبصورت سی لڑکی سے شادی کرلو۔ شارق نے ترنت جواب دیا ایک شرط کے ساتھ؟ میں نے کہا بولو۔ شارق بیباک ہوکر بولا کہ اپنے دل کے مندر کا دیوتا نہیں بدلوں گا۔ میں مسکرا دی اور پاگل کہہ کر سر پہ ایک چپت ماری پھر وہ ایک دم اٹھا اور کچھ دور جا کر اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر کسی فلمی ہیرو کے اسٹائل اور بلند آواز میں بولا ''نماز میں کعبہ اور عشق میں محبوب بدلے نہیں جاتے۔''

پاپا نے شام کو برتھ ڈے پارٹی رکھی، شہر کے نامور لوگ پارٹی میں شریک ہوئے، سارے لوگ مجھے مبارک باد دے رہے تھے اور میں thanks کہتے کہتے تھکی جا رہی تھی۔ شارق نے آتے ہی مذاق کے لہجہ میں کہا کہ بہت گفٹ آگئے ہیں میڈم۔ میں ہم م م.....کہہ کر بولی کہ سارے گفٹ ایک طرف اور آپ کا گفٹ ایک طرف۔ اتنا کہہ کر میں نے اس کے سوال کا جواب دیا۔

پاپا میرے نزدیک آکر بولے کہ میں تم کو کئی بار منع کر چکا ہوں مگر تم شارق سے ضرور ملتی ہو شارق سے دوری بنا کر رکھو مگر تم مانتی ہی نہیں۔ مجھ پر ناراض ہونے لگے اور ناراضگی بھرے لہجہ میں کہا دیکھو ہماری ناک کٹانے کے لیے آیا ہے سارے مہمان تھری پیس میں آئے ہیں یہ کمبخت پینٹ شرٹ میں ہی آگیا، پاپا کی باتیں شارق کے کانوں تک جا رہی تھیں شارق بول پڑا انکل آپ پریشان نہ ہوں میں خود جا رہا ہوں اتنا کہہ کر وہ پارٹی سے باہر چلا گیا۔ پاپا جب بھی مجھ کو شارق کے ساتھ دیکھتے تو ناراض ہوتے اور بولتے یہ تمہاری دوستی کے لائق نہیں اور نہ جانے کیا کیا کہتے، مگر آج پاپا نے تو حد ہی کر دی۔

پاپا نے آج شارق کی عزت کی دھجیاں اڑا کے رکھ دیں۔

کئی مہینے گزر گئے شارق کی کوئی کال آئی نہ میسیج آیا۔ میں بھی پاپا کے ساتھ آفس میں اتنا busy رہی کہ اسے کال نہ کرسکی۔

عادل آج تم میرے آفس میں خیریت تو ہے، میرا سوال پورا بھی نہ ہو پایا تھا کہ عادل بول پڑے آج تم کو خوش خبری سنانی ہے اس لیے آنا پڑا۔ میں فائل کو بند کرتے ہوئے اور پنسل کو دانتوں سے دباتے ہوئے بولی.....

بولیے آخر کون سی خوش خبری ہے.......

تمہاری آنکھوں کے لیے ہم لوگوں نے جو ایڈ دیا تھا اسی کے متعلق ایک میل آیا تھا۔ اب تم کو چشمہ لگانے کی ضرورت نہیں، آنکھ کی روشنی جانے کا ڈر ختم ہوا.....

میں نے ڈاکٹر سے بات کر لی ہے۔ ڈاکٹر نے Appointment جون میں دی ہے، مئی چل رہا ہے ہم لوگ جون میں چل کر Operatin (آپریشن) کروالیں گے۔ عادل نے حوصلہ دیتے ہوئے ساری بات کی۔

وہ دن بھی آ گیا اور میرا operation بھی ہو گیا اور کامیاب بھی رہا operation کی وجہ سے میں آفس نہیں جا رہی تھی۔ آفس کا سارا کام گھر ہی پر کرنا پڑ رہا تھا پھر رفتہ رفتہ میں ٹھیک ہوگئی۔ ڈاکٹر نے بھی آفس جانے کی اجازت دے دی....

سب لوگ کھانا کھا رہے تھے۔ تبھی تیواری چاچا ایک لیٹر لے کر آئے۔ تیواری چاچا نے اپنی پوری زندگی ہم لوگوں کے نام وقف کر دی تھی۔ لیٹر میں بہت کچھ لکھا ہوا تھا لیکن آخر میں جب نظر گئی تو پتہ چلا کہ لیٹر شارق کا ہے۔ میں نے کھانا چھوڑ دیا اور اپنے روم میں چلی گئی۔

سب سے پہلے اس خط میں موٹے لفظوں میں لکھا تھا happy birthday lubna ansar madam میں سوچنے لگی کہ میرا برتھ ڈے تو نکل گیا ہے تبھی تیواری چاچا نے بتایا بیٹا یہ خط جون میں آیا تھا جب تم آپریشن کرانے باہر گئی تھیں۔

آگے لکھا تھا... لبنیٰ میں بہت جلد یہ مطلبی دنیا چھوڑ کر چلا جاؤں گا یہ سارے ڈاکٹر بول رہے ہیں کیوں کہ فیکٹری میں آگ لگ جانے کی وجہ سے میرا پورا جسم جل چکا ہے۔ فیکٹری کے مالک نے مجھ سے میری خواہش پوچھی تو میں نے کہا کہ میں ہر سال لبنیٰ کو برتھ ڈے وش سب سے پہلے کرتا ہوں اور اس سال بھی چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے وش کروں.....

میں روئے جا رہی تھی،..... مجھے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے بہت ہی قیمتی چیز چھوٹ گئی ہو، تبھی لفافے سے ایک کارڈ گرا جس پر ایک نمبر لکھا تھا، میں نے اس نمبر پر کال کی۔

ہلو.... میں لبنیٰ بول رہی ہوں..... جی لبنیٰ میڈم بولیے۔ اس سے پہلے میں کچھ بولتی ادھر سے سوال آ گیا کہ آپ کو شارق کا خط تو مل ہی گیا ہوگا ..... میں نے جی کہہ کر جواب دیا اور سوال کیا..... آپ کون صاحب؟ یہ تو بتائیے.....

پھر ادھر سے جواب آیا کہ میں فیکٹری کا مالک بول رہا ہوں...

اور بولنے لگے کہ میں نے اس لفافے میں اپنا نمبر اس لئے ڈال دیا تھا کہ میں آپ کو بتا سکوں کہ اس مطلبی دنیا میں کچھ لوگ بہت اچھے بھی ہوا کرتے ہیں۔

مالک: جو خط آپ کو ملا وہ شارق نے مرنے سے پہلے مجھ سے لکھوایا تھا۔ جب میں نے شارق سے اس کی آخری خواہش پوچھی تو رو رو کر کہنے لگا کہ میرا جسم تو پوری طرح بیکار ہو ہی گیا ہے میں چاہتا ہوں کہ میری آنکھیں لبنیٰ کو دے دی جائیں، حالانکہ شارق نے مجھ سے منع کیا تھا کہ آپ سے کوئی بات شیئر نہ کی جائے، مگر میں اس کی اتنی بڑی بات چھپا نہیں پایا۔ میں شارق سے معذرت چاہتا ہوں..... میں نے وعدہ خلافی کی.... مالک باتیں کرتے کرتے رو پڑا اور پھر بولا کہ کسی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔ ''یہ بات پاپا کو بتا دینا۔''

شارق کی آنکھیں شارق کی جدائی میں رو رو کے تھک گئی تھیں اور میرا دل اس کی قربانی پر فخر کر کر کے روئے جا رہا تھا، میں نے موبائل کو پھینک دیا اور اپنے بال نوچنے لگی اور بڑبڑائے جا رہی تھی اور اپنی ممی کو یاد کر کے روئے جا رہی تھی جنھوں نے مجھ سے کہا تھا ''بیٹا اس شخص کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا جو تم سے محبت کرتا ہو۔''

عادل نے مجھے صبح آکر ۱۱ بجے اٹھایا مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ کب صبح کے ۱۱ بج گئے، اٹھاتے ہی بولا کہ کیا بات ہے تمہارا فون کیوں نہیں لگ رہا، میں لگا لگا کر پریشان ہو گیا تبھی مجھے گھر آنا پڑا، اور تم کو آفس نہیں جانا ہے کیا؟ اس نے کئی سوال کر دیے، مگر میں خاموش رہی، پھر عادل میری آنکھوں کو بند کر کے بالکونی میں لے گیا اور پھر آنکھیں کھول دیں۔ میرے گھر کے سامنے ایک بہت ہی خوب صورت گولڈن کلر کی new فورو ہیلر کھڑی تھی میں نے عادل کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا؟

عادل مجھے اپنی باہوں میں بھر کر بولا یہ میری طرف سے برتھ ڈے گفٹ ہے، مگر لیٹ۔ عادل نے پوچھا کیسا لگا میرا گفٹ؟ میں بے ساختہ بول پڑی نہیں اچھا ہے۔ عادل اپنے ہاتھ ڈھیلے کرنے لگا پھر میں ایک دم سے بول پڑی کہ اس بار بھی بازی شارق مار گیا۔ میں جن آنکھوں سے تمہارا گفٹ دیکھ رہی ہوں وہ آنکھیں شارق کی ہیں۔ آج عادل قہقہہ لگا کر ہنسا نہیں اور بہت ہی خاموشی سے چلا گیا۔ ○○